سوال

بغداد میں میرے والد صاحب کو قتل کردیا گیا اور ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا تو ہم ترکی چلے گئے، میری والدہ ڈیڑھ ماہ تک تو گھر میں ہی رہیں لیکن پھر رہائشی پرمٹ کے لیے سرکاری اداروں میں جانا شروع کردیا، اور اب پھر دوبارہ گھر بیٹھ گئی ہیں، کیا پہلا ڈیڑھ ماہ کا عرصہ عدت میں شمار کیا جائیگا یا نہیں؟ یہ علم میں رہے کہ میرے والد صاحب کو فوت ہوئے چار ماہ ہوئے ہیں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

ہماری دعا ہے اللہ تعالی آپ کو اس مصیبت و پریشانی میں اجروثواب عطا فرمائے، اور صبر و تحمل سے نوازے، اور آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور مومنوں کو ظالموں اور منافقوں کے شر سے محفوظ رکھے، اور ان کے لیے شر و برائی سے کافی ہوجائے

دوم:

بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن اور راتیں ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جو لوگ تم میں سے فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں البقرۃ (234).

یہ عدت خاوند کی وفات کے وقت سے شروع ہو کر عدت کے ایام پورے ہونے پر ختم ہوجائیگی، چاہے عورت نے عدت اور سوگ کے احکام کا التزام کیا ہو یا نہ کیا ہو تب بھی عدت ختم ہوجائیگی، اور چاہے بیوی کو اپنے خاوند کی وفات کا علم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو؛ جب خاوند کی وفات کے وقت سے چار ماہ دس دن پورے ہوجائیں تو عورت کی عدت ختم ہوجائیگی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اہل علم کا اتفاق ہے کہ آزاد مسلمان غیر حاملہ عورت بیوہ ہوجائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے؛ چاہے اس سے دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، اور چاہے بڑی عمر کی بالغ عورت ہو یا چھوٹی عمر کی نابالغہ لڑکی

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو تم میں سے فوت ہوجائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو عورت بھی اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے کسی بھی میت پر تین روز سے زیادہ سوگ منانا حلال نہیں؛ مگر خاوند پر کہ وہ چار ماہ دس دن ہیں" متفق علیہ " انتہی

دیکھیں : المغنی (93/8).

مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کے فتاوی جات میں درج ہے :

بیوہ عورت اگر حاملہ نہیں تو اس کےلیے چار ماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس یوم تک اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں .

اور یہ عدت خاوند کے فوت ہونے کی تاریخ سے شروع ہوگی؛ اگر عورت عمدا اور جان بوجھ کر عدت ترک کرتی ہے تو وہ گنہگار ہوگی اسے اس سے توبہ و استغفار کرنا چاہیے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (421/20).

اور یہ بھی درج ہے :

" بیوہ کی عدت خاوند کی وفات کے فورا بعد سے چار ماہ دس دن ہے، اور اگر حاملہ ہو تو وضع حمل ہوگی، جب آپ کی والدہ نے جہالت یا کسی اور بنا پر وقت محددہ میں عدت نہیں گزاری تو اس پر کوئی کفارہ نہیں؛ بلکہ اسے کثرت سے توبہ و استغفار اور اللہ کا ذکر کرنا چاہیے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (481/20).

سوم :

بیوہ کےلیے دوران عدت دن کے وقت ضرورت کی خاطر گھر سے نکلنا جائز ہے؛ مثلا اگر سرکاری دفاتر وغیرہ میں جا کر اہم معاملات نپٹانے کےلیے کوئی نہ ہو تو وہ خود جا سکتی ہے، لیکن رات کے وقت اسے بغیر کسی حاجت کے باہر نہیں نکلنا چاہیے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عدت والی عورت کےلیے دن کے وقت اپنی ضروریات کی خاطر گھر سے باہر جانا جائز ہے، چاہے وہ عدت طلاق کی ہو یا خاوند فوت ہو جانے کی؛ کیونکہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

" میری خالہ کو تین طلاق ہوگئیں تو وہ اپنی کھجور کا پھل توڑنے باغ میں گئیں تو ایک شخص نے انہیں روکا، چنانچہ انہوں نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم جاؤ اور اپنی کھجور توڑو، امید ہے تم اس سے صدقہ کرو یا کوئی خیر کا کام کرو "

اسے نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے

اور امام مجاہد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے :

"جنگ احد میں کچھ اشخاص شہید ہوگئے تو ان کی بیویاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : رات کے وقت ہمیں وحشت ہوتی ہے اور ہم وحشت کا شکار ہوجاتی ہیں، کیا ہم سب اکٹھی ہو کر کسی ایک کے گھر رات بسر کر لیا کریں ؟ اور صبح ہوتے ہی ہم جلدی سے اپنے گھر چلی جایا کریں ؟

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم سب اکٹھی ہو کر ایک کے پاس جا کر باتیں کیا کرو اور جب تم سونا چاہو تو ہر ایک اپنے گھر چلی جائے "

اس لیے بغیر کسی ضرورت کے عدت والی عورت کسی دوسرے کے ہاں رات بسر نہیں کر سکتی، اور نہ ہی وہ رات کو گھر سے باہر نکل سکتی ہے، کیونکہ دن کے مقابلہ میں رات فتنہ و خرابی کا زیادہ محل ہے، کیونکہ دن میں تو لوگ معاش اور ضروریات پوری کرتے ہیں، اور حاجت کی اشیاء کی خریداری کرتے ہیں " انتہی

دیکھیں : المغنی (130/8).

مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کے فتاوی جات میں درج ہے :

" اصل یہی ہے کہ عورت اپنے خاوند کے اسی گھر میں عدت بسر کرے جہاں خاوند کی فوتگی کی اطلاع ملی تھی، اس گھر سے وہ بغیر کسی حاجت و ضرورت کے نہیں نکل سکتی؛ مثلا بیماری کی حالت میں ڈاکٹر کے پاس ہاسپٹل وغیرہ جانا، اور اگر کوئی دوسرا خریداری کرنے کے لیے نہ ہو تو خود روٹی وغیرہ بازار سے خریدنے جانا " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (440/20).

حاصل یہ ہوا کہ آپ کی والدہ کا سرکاری اداروں میں جا کر رہائشی پرمٹ بنوانے میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں، اور یہ چیز عدت میں انقطاع کا باعث شمار نہیں ہوگی؛ کیونکہ ضرورت و حاجت کی خاطر گھر سے نکلنا انقطاع شمار نہیں ہوتا، اور اگر آپ کے والد کو فوت ہوئے چار ماہ ہو چکے ہیں تو اب آپ کی والدہ کی عدت کے دس یوم باقی ہیں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

101546